اعلیٰ حضرت مجددِ دین وملت امامِ اہلسنّت شاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے اِرشادات کا مجموعہ

مُسَمّٰی بنامِ تاریخی

اَلمَلفُوظ (مکمل 4 حصے)

۱۳۳۸ھ
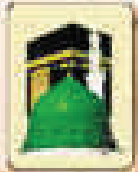
معروف بہ

ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

﴿مع تخریج وتسہیل﴾

مؤلّف:

شہزادۂ اعلیٰحضرت تاجدارِ اہلسنّت مفتیٔ اعظم ہند

حضرتِ علامہ مولانا محمد مصطفٰے رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ بابُ المدینہ کراچی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: الملفوظ

پیش کش: مجلس اَلۡمَدِیۡنَۃُ الۡعِلۡمِیّۃ

سِنِ طَباعت: 12 جُمادَی الاُخریٰ 1430ھ، بمطابق 5 جون 2009ء

قیمت:

ناشر: مَکۡتَبَۃُ الۡمَدِیۡنہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

E.mail:ilmia26@dawateislami.net

E.mail.maktaba@dawateislami.net

Ph:4921389-90-91 Ext:1268

توکُّل کی تعریف

اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ **امام اَحمد رضا خان** علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: توکُّل ترکِ اسباب کا نام نہیں بلکہ اعتماد علی الاسباب کا ترک ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۲۴ ص۳۷۹) یعنی اسباب ہی کی چھوڑ کر دنیا توکُّل نہیں ہے توکُّل تو یہ ہے کہ اسباب پر بھروسہ نہ کرے۔

کیا غوث ہر زمانے میں ہوتا ہے؟

عرض : غوث ہر زمانہ میں ہوتا ہے؟

ارشاد : بغیر غوث کے زمین وآسمان قائم نہیں رہ سکتے۔

غوث کا کشف

عرض : غوث کے مراقبے سے حالات منکشف (یعنی ظاہر) ہوتے ہیں؟

ارشاد : نہیں! بلکہ اُنہیں ہر حال یوں ہی مثل آئینہ **پیشِ نظر** ہے۔(اس کے بعد ارشاد فرمایا) ہر غوث کے دو وزیر ہوتے ہیں۔ غوث کا لقب ''عبداللہ'' ہوتا ہے اور وزیر دستِ راست (یعنی دائیں طرف کا وزیر) ''عبدالرَّب'' اور وزیر دستِ چپ (یعنی بائیں طرف کا وزیر) ''عبدالملک''۔ اس سلطنت میں وزیر دستِ چپ، وزیر راست سے اعلیٰ ہوتا ہے بخلاف سلطنتِ دنیا اس لئے کہ یہ سلطنتِ قلب ہے اور دل جانبِ چپ۔ غوثِ اکبر وغوثِ ہر غوث حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں۔ صدیقِ اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے وزیر دستِ چپ تھے اور فاروقِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) وزیر دستِ راست۔ پھر اُمت میں سب سے پہلے درجۂ غوثیت پر امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ممتاز ہوئے اور وزارت امیر المؤمنین فاروقِ اعظم وعثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو عطا ہوئی، اس کے بعد امیر المؤمنین فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت مرحمت ہوئی اور عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ومولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وزیر ہوئے پھر امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیت عنایت ہوئی اور مولیٰ علی کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم وامام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر ہوئے پھر مولیٰ علی (کَرَّمَ اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم) کو اور امامین محترمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما وزیر ہوئے، پھر حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درجہ بدرجہ امام حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک یہ سب حضرات مستقل غوث ہوئے۔ امام حسن عسکری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے بعد حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک جتنے حضرات ہوئے سب اُن کے نائب ہوئے۔ ان کے بعد سیِّدُ ناغوثِ اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) مستقل غوث، حضور تنہا غوثیتِ کبریٰ کے درجہ پر فائز ہوئے۔ حضور ''غوثِ اعظم'' بھی ہیں اور ''سیِّدُ الافراد'' بھی، حضور کے بعد جتنے ہوئے اور جتنے اب ہوں گے حضرت امام مہدی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تک سب نائبِ حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں گے پھر امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غوثیتِ کبریٰ عطا ہوگی۔

اَفراد کون ہیں؟

عرض : حضور ''اَفراد'' کون اصحاب ہیں؟

ارشاد : اَجِلَّہ اولیائے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے ہوتے ہیں۔ ولایت کے دَرَجات ہیں، غوثیت کے بعد فردیت۔

حُضور غوثِ پاک کی شان

ایک صاحب اَجِلَّہ (یعنی جلیل القدر) اَولیائے کرام (رحمہم اللہ تعالیٰ) سے کسی نے پوچھا: حضرت **خضر** علیہ السلام زندہ ہیں؟ فرمایا: ابھی ابھی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی۔ فرماتے تھے: ''میں نے جنگل میں ٹیلے پر ایک نُور دیکھا جب میں قریب گیا تو معلوم ہوا کہ وہ کمبل کا نور ہے۔'' ایک صاحب اُسے اوڑھے سو رہے ہیں۔ میں نے پاؤں پکڑ کر ہلایا اور جگا کر کہا: ''اُٹھو مشغول بخدا ہو۔'' کہا: ''آپ اپنے کام میں مشغول رہیں مجھے میری حالت پر رہنے دیجئے۔'' میں نے کہا: ''میں مشہور کئے دیتا ہوں، یہ ولی اللہ ہے۔'' کہا: ''میں مشہور کردوں گا کہ یہ **حضرت خضر** (علیہ السلام) ہیں۔'' میں نے کہا ''میرے لئے دعا کرو۔'' کہا: ''دعا تو آپ ہی کا حق ہے۔'' میں نے کہا: ''تمہیں دُعا کرنی ہوگی۔'' کہا: '' وَفَّرَ اللّٰهُ حَظَّكَ مِنْهُ '' **اللہ** تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ (یعنی حصہ) زائد کرے اور کہا: میں اگر غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمایئے گا اور فوراً نظر سے غائب ہو گئے حالانکہ کسی ولی کی طاقت نہ تھی کہ میری نگاہ سے غائب ہو سکے۔ وہاں سے آگے بڑھا ایک اور اِسی طرح کا نور دیکھا کہ نگاہ کو خِیرہ کرتا (یعنی آنکھ کو چندھیاتا) ہے۔ قریب گیا تو دیکھا ٹیلے پر ایک عورت کمبل اوڑھے سو رہی ہے۔ وہ اس کے کمبل کا نور ہے۔ میں نے پاؤں ہلا کر ہوشیار کرنا چاہا۔ غیب سے ندا آئی ''اے خضر (علیہ السلام) احتیاط کیجئے۔'' اُس بی بی نے آنکھ کھولی اور کہا: حضرت نہ رُکے یہاں تک کہ رُوکے گئے۔ میں نے کہا: ''اٹھو مشغول بخدا ہو۔'' کہا: حضرت اپنے کام میں مشغول رہیں، مجھے اپنی حالت پر رہنے دیں۔ میں نے کہا: ''تو میں مشہور کئے دیتا ہوں: یہ ولی اللہ ہے۔'' کہا: ''میں مشہور کردوں گی کہ یہ حضرت خضر (علیہ السلام) ہیں۔'' میں نے کہا: ''میرے لئے دعا کرو۔'' کہا: ''دُعا تو آپ کا حق ہے۔'' میں نے کہا: ''تمہیں دُعا کرنی ہوگی۔'' کہا: ''وَفَّرَ اللّٰهُ حَظَّكَ مِنْه **اللہ** تعالیٰ اپنی ذات میں آپ کا نصیبہ زائد کرے۔'' پھر کہا: ''اگر میں غائب ہو جاؤں تو ملامت نہ فرمایئے گا۔'' میں نے دیکھا یہ بھی جاتی ہے، کہا: یہ تو بتایئے کیا تُو اُسی مرد کی بی بی ہے۔ کہا: ''ہاں یہاں ایک ولیہ کا انتقال ہو گیا تھا اس کی تجہیز و تکفین کا ہمیں حکم ملا تھا۔'' یہ کہا اور میری نگاہ سے غائب ہو گئی۔ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' فرمایا: یہ لوگ ''اَفراد'' ہیں۔ میں نے کہا وہ بھی کوئی ہے جس کی طرف یہ رجوع لاتے ہیں۔ فرمایا: ''ہاں! **شیخ عبد القادر جیلانی**۔''

غوث کا جانشین

عرض : غوث کے اِنتقال کے بعد درجۂ غوثیت پر کون مامُور ہوتا ہے؟

ارشـــاد : غوث کی جگہ ''اِمامَین'' سے **غوث** کر دیا جاتا ہے اور اِمامین کی جگہ **اوتادِاربعہ** سے اور ''اوتاد'' کی جگہ **بُدَلا** (یعنی ابدالوں) سے ''بُدَلا'' کی جگہ پر **ابدالِ سبعین** سے اور ان کی جگہ تین سو ''نُقَبا'' سے۔ پھر اولیاء سے اور اولیاء کی جگہ عامۂ مومنین سے کر دیا جاتا ہے۔ کبھی بلالحاظِ ترتیب کافر کو مسلمان کرکے **بدل** کر دیتے ہیں، اُن کا مرتبہ اَبدال سے **زیادہ** ہے۔

پانی کے مسام

عرض : پانی میں مَسام ہیں یا نہیں؟

ارشاد : **نہیں** کہ پانی میں بالطبع خلا بھرنے کی قوت رکھی گئی ہے۔ ضرور ہے کہ جو مسام **فرض** کئے جائیں وہ پانی کہ ان سے اوپر ہے ان کی طرف اُترے گا اور اُنہیں بھرے گا اور مسام ہونے پر فلسفۂ جدیدہ کی یہ **دلیل** کہ شکر ڈالنے سے پانی میں حل ہو جاتی ہے اور اس کا حجم نہیں بڑھتا **مقبول نہیں**۔ جب زیادت قدرِ احساس کو پہنچے گی ضرور حجم بڑھتا ہوا محسوس ہوگا مگر ایک اِستدلال اس پر یہ خیال میں آتا ہے کہ حوض کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے، دوسرا غوطے لگائے اور باہر والا شخص بآواز پکارے اگر مسام ہیں تو ضرور سنے گا اور سنتا ہے، تو معلوم ہوا کہ مسام ہیں بخلاف اس کے ایک کمرہ صرف آئینوں کا فرض کیجئے جس میں کہیں روزن نہ ہو، اس کے اندر کی آواز باہر نہ آئے گی اور باہر کی اندر نہ جائے گی اگرچہ اندر باہر وہ شخص متصل (معنی قریب) کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو بآواز بلند پکاریں مگر یہ استدلال بھی کافی نہیں آواز پہنچنے کے لئے ملاء فاصل میں تموُّج (یعنی لہروں کا تلاطم) چاہیئے مسام کی کیا حاجت ، ہاں جہاں تموُّج نہ ہو بذریعہ مسام پہنچے گی، آئینے میں نہ تموج نہ مسام لہٰذا نہ پہنچے گی۔ پختہ وخام عمارات میں تموج نہیں منافذ ومسام ہیں ان سے پہنچتی ہے۔ آب وہوا خود اپنے تموج سے پہنچاتے ہیں اور یہ ہی اصل ذریعۂ صوت (یعنی آواز پہنچنے کا ذریعہ) ہے۔ ہوا میں تموج زائد ہے کہ پانی سے اَلطف (یعنی زیادہ لطیف) ہے، وہ زیادہ پہنچاتی ہے اور پانی کم۔ تالاب میں دو شخص دونوں کناروں پر غوطہ لگائیں اور ان میں سے ایک اینٹ پر اینٹ مارے، دوسرے کو آواز پہنچے گی مگر نہ اتنی کہ ہوا میں۔

قطعۂ تاریخ عطیہ اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ مدظلہ الاقدس

میرے ملفوظ کئے کچھ محفوظ مصطفٰے مصطفٰے کا ہو ملحوظ

نام تاریخی اسکا رکھتا ہوں زُبَر و بَیِّنہ میں الملفوظ

۱۳۳۸ھ

تـــــــــمّـــــــــت